

پاکستان
آزمائش

ملیہ

ماہنامہ

پاکستان کے لیے ایک نیا دور 2008ء



ریورلوت

پاکستان کے لیے ایک نیا دور 2008ء

مطالعِ جہانیاں

سبحر آوج پہ ہے نام مرثم ان کا
وہی تو رُحبت باری سے شاد کام ہوئے
انہی کی ذات ہے آئینہ کمال صفات
بہار گلشنِ عالم ہے ان کے دم سے جواں
قدم قدم پہ عیاں ان کی معجزہ کاری
انہی کا ذکر "رفعتا" کا مظہر اکمل
انہی کا تذکرہ ہر سمت کائنات میں ہے
حریحِ مُصلوئی ہے جہانِ قبلہ نما
سند سے ہو گئے ساقط مذہب عالم
مید دہر میں طوقاں پانہ کے کیا کیا
اٹھے مسیلہ کے جالیں ہزار ہگر
ستم گرانِ جہاں درپے ستم تھے مگر
وہ کائنات میں سب سے وجہِ ظہرے ہیں
انہی کی ذات 'مطالعِ جہانیاں' تھری
زبانِ خلق پہ نام ان کا فہن اعدا
خصائص اور محاسن ہیں بے شمار ان کے

فرازِ عرش پہ رقصاں ہوا علم ان کا
نشانِ راہِ سعادت ہوا قدم ان کا
چمن طرازِ بہر سو ہے کیف و کم ان کا
ربطِ حیات پہ ہے غارِ کرم ان کا
کرشمہ خج ہوا لیلِ اہرِ گلشم ان کا
فہیں ہے خلق میں کوئی بھی ہم قدم ان کا
فدا میں گویا ہے نام دم بہ دم ان کا
مثالِ مہرِ جہاں سب ہے دم ان کا
راہِ نجات رہا دینِ مقسم ان کا
اہ نشان ہے مگر جاوہِ حشم ان کا
کسی سے ہو نہ سکا نام کا لہم ان کا
ہوا مطلعِ ہلاخِ عرب، نجم ان کا
تمام خلق میں اعلیٰ ہے دم قدم ان کا
جہاں میں نام ہے عظمِ اہم ان کا
کہ جانِ تذکرہ فیض ہے کرم ان کا
احاطہ کیسے کرے کوئی نو قلم ان کا

تغیرات کی زد میں ہے گو ، جہانِ متیں
بشانِ خاص ہے کردارِ تازہ دم ان کا

ہر اسلامی مہینے کے شروع میں شائع ہوتا ہے۔

فقہ و سنت مضامین

- دوہشت پوئی جلد نمبر 5
- دینا غصیب الرحمن لدھیانوی 2
- ریخس الاحرار اور حضرت مائتہ رقی میں غلط و کتابت 14
- ریخس الاحرار کے انتقال پر احاطہ دار العلوم دیوبند کی کیفیت 21
- مساکین و مقان سولہ اٹھس الرحمن لدھیانوی 24
- انوار انوری 33
- نماز اے مسلمانو! مولانا ضیف دستاوی 36
- میر لدھیانوی (مولوی محمد شاد) 47

رمضان ۱۴۳۰ھ

برطانیہ

اگست و ستمبر 2009ء

سببہ

مطبع مولانا غصیب الرحمن لدھیانوی
لیڈیا اور حضرت شاہ محمد اقصا لدھیانوی

مطبع

حضرت سید محمد علی حسینی
رحمۃ اللہ علیہ

دہلی و برصغیر

پیشوا مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی

فی شمارہ 20 روپے پاکستان میں سالانہ 200 روپے
سالانہ بدل اشتراک بیرون ملک 40 امریکی ڈالر

نامہ دہلی

محمد علی حسینی

دہلی

محمد علی حسینی

طبع خانہ، کالج P.O. سیدہ لادن عیسیٰ آباد
041-8711569
0321-6611910

جامعہ ملیہ اسلامیہ

رابطہ کے لیے

دہشت بونی

رئیس حبیب الرحمن لدھیانوی

الرحمن

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ

جنگت سنگھ کا نام بہ صغیر کی آزادی کے دن متوطنوں میں لایا جاتا ہے جنہوں نے انگریزوں کے خلاف ہتھیار اٹھایا اور اس کی پاداش میں اس کو پھانسی دیے گی تھی۔ مگر آج تک اس کو آزادی ہند کا ہیرو کہا جاتا ہے۔ جنگت سنگھ ایک ایسے سکھ گھرانے کا فرد تھا جو کہ قریب آزادی ہند میں سرگرم تھا اور عدم تشدد کا قائل تھا۔ مگر عدم تشدد کے قائل تھے ان کا یہ فرد کیوں تشدد پر آمادہ ہوا؟۔ انگریز حکومت میں اس پر ہم دنا لے کا مقدمہ دہرا کر کے اس پر تشدد کیا گیا اور ۱۹۴۷ء میں اس پر لاہور میں دسویں بم بمکس ہمارا کر شاہی قلعہ میں تشدد کیا گیا۔ دو پہلے ہی گورنر ڈومر کی اس دہشتانہ کوئی چار لے پر متوحش قتل جو کہ اس نے ۱۹۱۹ء میں جلیاں والہ بانسہ سرس میں چلائی تھی۔ جس کی وجہ سے وہاں پر کثیر تعداد میں مسلمان، ہندو، سکھ مارے گئے۔ اس نے قلعہ سے رہائی پا کر ہی "ہمارے سہا دہ گائی" پارٹی بنائی۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں سائنس کیشن کی آمد پر لاہور میں جو مظاہرے ہوئے ان پر پولیس نے لاشمی چارٹ کیا اس میں ایک ہندو اینڈر لاء لاپتہ رہے ڈی ہو کر انتقال کر گئے۔ اس کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے جنگت سنگھ اور اس کے ساتھیوں نے انگریز پر پولیس کپتان مسٹر سائرس کو ۲۷ دسمبر ۱۹۴۷ء کو لاہور میں کوئی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے وطنی کے آئینی عمل پر ہم پینہ کا اور خود غائب ہو گئے۔ ان کی عدم موجودگی میں ان پر مقدمہ چلا کر سزائے موت سنائی گئی۔ بعد میں گرفتار کر کے ۲۳ مارچ ۱۹۴۹ء کو شام پانچ بجے جنگت سنگھ اور اس کے ساتھیوں کو پھانسی دیے گی تھی۔ جنرل ڈومر جس نے جلیاں والہ بانسہ میں کوئی چلائی تھی اس کو سکھ عقیدے سے تعلق رکھنے والے ایک سکھ نے ۲۶ مارچ ۱۹۴۶ء میں لندن میں جا کر پارلیمنٹ کے سامنے کوئی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس سکھ تو جیون کو گرفتار کر لیا گیا۔ سب اس سے اس کا نام پوچھا گیا تو اس نے اپنا نام رام محمد سنگھ بتایا۔ اس سے اس نام کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ جلیاں والہ

ہاٹ میں جن لوگوں پر کوئی پابندی تھی اس میں رہتہ تھے اس لیے میرے ام میں رہا ہے۔ اس میں مسلمان بھی تھے، اس لیے میرے ام میں قہر ہے۔ اس میں سیکھ بھی مارے گئے اس لیے میرے ام میں تنگ ہے۔ میں نے تینوں قوموں کی طرف سے حائل ذرا ہر سے انتقام لیا ہے۔

یہ تو تھے غیر مسلم قوم کے لوگ۔ جس طرح ۱۳۳۳ھ میں ۱۹۱۵ء کا ان بلیا تو وہ ہاٹ میں انگریز کی حکومت کی طرف سے قتل عام کی وجہ سے مشہور ہے وہی طرح ۱۳۳۳ھ میں ۱۹۱۵ء پشاور میں قہر، تھانی بازار، انگریز کی حکومت کے قتل عام کی وجہ سے مشہور ہے۔ انگریز کی حکومت نے ملک میں ملک کا ایک ایک ڈنڈہ کیا کہ کوئی بھی شخص ذبح طور پر نہ تک بنا سکتا ہے ورنہ سی ملک کی کان استعمال کر سکتا ہے۔ اس قانون کو توڑنے کے لیے جندوستان میں ”تک ستیہ گرد“ کے نام سے قریب پابندی لگی۔ سندھ کی پانی سے بھی تک بنایا جاتا تھا۔ کامرشی نے دہلی میں ۱۳۳۳ھ میں ۱۹۱۵ء کو تک بنا کر قانون توڑا تو جندوستان میں یہ قریب پھیل گئی۔ صوبہ سندھ میں بھی اس پر عمل ہونے لگا، پشاور کے قریب چار سہوہ میں ۱۳۳۳ھ میں ۱۹۱۵ء کو اس سلسلہ میں ایک کافر نے کامرشی کا کیا تھا۔ اس کافر نے میں بابا سے دلا نظر ملی خان مرحوم اور مولانا عبدالغفار قصوری مرحوم نے شامل ہونا تھا۔ صوبہ سندھ کے تمام ان لوگوں کے استعمال کے لیے پشاور ریل سے انڈین پریچے فوٹ پکارا کہ گورنمنٹ نے ان لوگوں کا صوبہ سندھ میں داخلہ ممنوع قرار دیا ہے۔ اس پر احتجاجی جلسہ ہوا نیز صوبہ کے تمام اہم رہنما اس مفتی مرحوم مولانا عبدالغفار کے پابندی، آغا سید لعل باہا، سردار محمد شرب، سردار بابا عبدالغفار، مرحومین وغیرہ کو گرفتار کر لیا گیا۔ جس سے عوام میں جوش پیدا ہو گیا۔ عوام احتجاج کر کے دہلی آ رہے تھے کہ ان پر انگریز فوج نے اندھا دھند گولیاں پھیرا، شہر میں گریں۔ جون ”تھہر“ کا فوجی انگریز کی کوئی اپنے سینے پر گنا ۱۲ گرا ۱۲۔ دیکھتے ہی دیکھتے قہر، خونخوار فریاد کیا، گارنگ شہید میں سے ہر گیا۔ یہ ۱۳۳۳ھ میں ۱۹۱۵ء کا دن تھا، اس خونخوار واقعہ میں پانچ سو سے زائد سرحدی فوجیوں شہید ہوئے۔ اسی طرح پشاور کے بعد کوہاٹ اور مردہ میں بھی انگریز نے مجتہد سرحدی فوجیوں پر گولیاں پھیریں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سرحدی فوجیوں نے گریہ کر پھر اٹل آئے، اور جہاں کسی انگریز کو دیکھتے گولی مار دیتے۔ مگر قاتل گرفتار ہوا تو وہ عدالت میں صرف کسی بیان دینا کہ ”میں نے انگریز کو بالورڈ اب کے مارا ہے، میں غازی ہوں“۔ سرسری ماعت کے بعد ہی کوٹری طور پر چٹائی پر لٹا دیا جاتا۔ چنانچہ ان دنوں ایک شخص غازی حبیب نور نے مسٹر ہدف جسٹس دہچہ اول کو چار سہوہ کی عدالت میں داخل ہو کر اپنی کوئی کاٹنا نہ بھلا کر قادی کے بعد حبیب نور نے اقبال جرم کرتے ہوئے

کہا "میرے باپ اور چچا کو انگریزوں میں سے مار دیا تھا میں نے اس کا انتقام لینے کے لیے یہ کارروائی کی ہے۔" اس پر عدالت نے حبس نوکری ٹینشن نمبر سو تیرہ سو کی رقم نمبر ۷ کے تحت اسی دن چنانسی کا حکم دیا یا اور اگلے دن چنانسی اس سے چنانسی دیے گی۔

جنگل سنگھ اور حبیب نور کی چنانسی کا زمانہ قریب ہی تھا۔ ۱۹ فروری ۱۹۵۷ء کو حبیب نور اور ۱۲ مارچ ۱۹۵۷ء کو جنگل سنگھ کو چنانسی دی گئی۔ جنگل سنگھ کی لاش کو کھڑے کر کے اور ہار کر دیانے تھیں میں برباد کیا تھا۔ حبیب نور کی لاش دیا نے انک کے پار چنانسی دیکر لٹائی گئی بعد میں اس کو دفن کیا گیا۔ اس پر مولانا اختر علی خاں نے کہا تھا۔

ہاں دیا کسی کی ہاتھ کو سچ کی سوں میں
کسی کی لاش دیکھ کے پار خاک و خون میں تر پا
زوال اس سلطنت کا عمل نہیں سکتا ہے اے
کہ اپنی ہی دھاری سے چاہے ہم اس کو کھرا

یہ لوگ دو تھے جنہوں نے آزادی ہند کے لیے دوسب کچھ کر دیا جو کہ عام سوتے سے ہوا تھا۔ اس وقت ہندوستان کی تمام سیاسی جماعتیں اپنے آپ کو عدم تشدد کا جیو کار لکھتی تھیں۔ مگر عدالتی فیصلوں میں ان لوگوں کو چھاپسیاں دینے کے بعد کسی بھی عدم تشدد کی جیو دھارت یا لیڈر نے کسی دن کو دھارت کر دیا۔ تشدد ہندو یا انجماد ہند نہیں کہا۔ بلکہ تھی تو ہندوستان میں حکومتی سطح پر جنگل سنگھ جیسے لوگوں کی چنانسی کی مارنے کے دنوں کو ان کی یاد کے طور پر منایا جاتا ہے۔ ان کو تاریخی عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اس وقت کی غیر ملکی غاصب حکومت کو اپنے ملک سے کھانے کے لیے تو قریب چلائی تھی۔

میں ایک بات واضح کر دوں کہ برٹش راج کے ساتھ ہمارے ہند میں کیا لڑائی اس وقت تک تھی جب تک وہ برصغیر پر تھا جس پر ہمارے سب دھاریا دیا ستر لینڈ کر رہا ہے چلا گیا تو ہمارے ہند میں کی لڑائی ختم ہو گئی۔ انگریز جاتے جاتے پاکستان کے مسلمانوں کی ہاتھ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں اسے گیا جنہوں نے آزادی کے لیے ایکے آج تک نہیں ڈور بلکہ وہ انگریز کی حکومت کے دھام میں گئے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد سے اب تک انہی کی دھاریاں ہم پر نگرہن پٹی آ رہی ہیں۔ کسی کا پر دہ انگریز کے لیے نہ ہوتا تھا تو کسی کا پر دہ انگریز کے ہوتے پٹش کیا کرتا تھا کسی کا پر دہ انگریز کے کھوڑوں کی ماتش کیا کرتا تھا تو کسی کا پر دہ انگریز کے ہاتھ کے کھوڑے کی جگہ ہوت جاتا تھا۔ کوئی انگریز کے لیے بھڑکی کر کے اپنی زمین دہی میں منساف کرنا تھا تو کوئی کسی کو گرفتار کر دیا کر دینے

لیے مل جل کر کیا کرتا تھا۔

انگریزوں نے ہندوستان میں اپنے لیے وہی آئی۔ بی۔ نظام متعارف کر لیا۔ اس کا یہ نظام صرف اپنی حفاظت کے لیے تھا۔ اس کی مدد سے صرف یہ تھی کہ ہندوستان کے عوام انگریزوں سے نفرت کرتے تھے۔ ان شدت پسندوں کی جنگ غیر مسلم، غیر ملکی اور غاصب حکمرانوں کے خلاف تھی۔ جبکہ ہمارے ملک میں ان شدت پسندوں کی جنگ اپنے ہی حکمرانوں کے خلاف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے حکمرانوں نے اپنے ہی ملک میں وہی آئی۔ بی۔ نظام انگریزوں سے بھی کئی گنا زیادہ طاقتور طریقہ سے صرف اس لیے نافذ کیا کہ ہمارے ملک کے حکمران اپنے ہی عوام سے نفرت کرتے ہیں۔ انگریزوں نے یہ نظام اپنے ملک میں متعارف نہیں کر لیا اس لیے کہ وہ اپنی قوم سے نفرت کرتا ہے اور نہ ملک کے لوگ اپنے حکمرانوں سے نفرت کرتے ہیں۔ انگریزوں نے اپنے ملک اور اپنی قوم کا دفاع اور اپنے عوام اور اپنی حکمرانی اپنی قوم کے دشمن اور انگریزوں کے دفاع میں کیا ہے کہ ہمارے ملک میں قوم کے ساتھ وہی کچھ کیا جا رہا ہے جو کہ انگریزوں کا کیا کرتا تھا۔

ہندوستان میں انگریزوں کی دہر حکومت میں شہرہ کا دھڑا دھڑا کر رہا تھا۔ مگر ہمارے حکمرانوں کے طریقہ عمل نے ہمارے ملک میں شہرہ دلوگوں کے لشکر میں کے لشکر پیدا کر دیے۔ آج کل ہمارے ملک میں دو کچھ ہو رہا ہے جس کا کبھی سوچا بھی نہیں گیا تھا۔ افغانستان میں بس روئی فوج داخل ہوئی تو ان لوگوں نے اس کا مقابلہ کیا، دو گانہ زنی یا شہید کہلاتے، مگر بس امریکہ نے افغانستان پر قبضہ کیا اور اب جو لوگ اس کے قبضے کے خلاف برسرِ پیکار ہیں ان کو ہم لوگ دہشت گرد، شدت پسند اور اہل تشدد کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ وہی کچھ کر رہے جو کچھ ان لوگوں نے روس کے خلاف کیا تھا۔ طے ہم اس بات سے متعلق کر لیتے ہیں کہ افغانستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ غیر ملکی فوجوں کے قبضے کی بنیاد پر ہو رہا ہے۔ مگر ہمارے ملک تو یہ صورت نہیں ہے۔ ہمارے ملک پر کوئی غیر ملکی فوج کا حمل نہیں ہے۔ ہم نے بھی وہی کچھ کرنا شروع کر دیا جو کہ وہاں پر غیر ملکی فوجیں کر رہی ہیں۔

مگر ہم غور کریں تو ہمارے سامنے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ہم نے ہمارے ملک پر کیلیکٹ نہیں تھی۔ ہم نے ہمیشہ میں اپنے ہی ملک میں آپریشن شروع کیا تھا۔ ہمارے علاقے میں ہم نے آپریشن شروع کیا۔ یہ کس کے کہنے اور کس کی رہنمائی کے لیے کیا گیا۔ اس پر بالکل دینے کی ضرورت نہیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ قبائلی طاقتوں میں کبھی ایسی صورت حال نہیں تھی۔ وہ لوگ پاکستان سے انتہائی متعلق تھے اور اب بھی ہیں۔ انہوں نے کبھی بھی پاکستان کی فوج سے معرکہ آرائی نہیں کی۔ مگر وہاں اب لشکر میں کے لشکر ہمارے پاک فوج کے ساتھ مزاحمت کر رہے ہیں۔ وہاں مولوی نیک محمد، عبداللہ محمود، بہت بڑے محمود، مولوی فضل اللہ وغیرہ کے لشکر موجود ہیں۔ ان میں سے جو لوگ مار دیئے جاتے ہیں ان کی جگہ دہرائے جاتا ہے۔ جو لوگ گرفتار ہوتے ہیں ان لوگوں کے رہائش گاہات بس سیدھا کھنڈر ہیں۔

آتے ہیں ان میں وہی سپردکار کی جاتی ہے جو کہ حبیب نور و فیروز نے (۱۹۳۱ء) میں ہندوؤں میں دیکھے تھے۔

ہمارے عکرمین شاد سے زیادہ شاد کے ہمارے بچے کی کوشش کرتے ہیں، اس کے لیے ہم ایسے قدم اٹھاتے ہیں کہ شاد بھی وفاقوری کے اس جذبے کی دہریے کے لیے بھٹکے بھاگتے گیتے ہیں۔ شادوں کے پاس اتنی وفاقوری کے مسئلے میں دینے کے لیے بہت کچھ سوچنا پڑتا ہوگا۔

مثلاً ہمارے منظرِ حاضر میں قبائلی علاقوں کی جنگ کو اسلام آباد تک لے آئے اور لال مسجد میں بیٹھو اس بے گناہ بچوں اور بچیوں کو شاد کی وفاقوری میں زندہ دھار دیا۔ انسانی حقوق کی کمیٹی میں یہ بچے کب نہیں رہیں گے، اس لیے کہ اس کے لیے میں انہیں انتہائی خطیہ رقم کی امید نہیں کرتی۔ لال مسجد میں قبائلی علاقوں، سوانہ اور کشمیر کے لوگوں کی اصلاح دینے کی تعلیم حاصل کر رہی تھیں۔ جب ان کے خلاف سازشیں کیا جا رہی تھیں تو انہوں نے کہا تھا کہ اس کا رد عمل پر سخت ہوگا۔ مگر کسی کو کیا پروا تھی۔ دودھ دیکھا ہو کہ ان کے آگاہوں کے ہم وطنوں میں بھی نہ تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس کا رد عمل شروع ہو گیا۔ اس کے جواب میں خود کش حملے شروع ہو گئے۔ جب ہی میں جونی آئی تو یہ سکران لاکھ دلوہوں کی طرف بھاگے۔ ک آپ ٹوٹی دیں کہ خود کش حملے حرام ہیں۔ جب بات ہے کہ جب لال مسجد میں آپ پہنچ کر دیکھا کہ وہاں جنت کسی نے بھی اس کے حوالے حرام پر فتویٰ نہیں دیا۔ بلکہ برعکس وہاں پر مسیح صفائی کے لیے گئے تھے ان کو سینڈل کے درجے پر نام کیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خود کش حملہ کرنے والوں نے ان ملاؤں کی جیس چھوڑ دیں۔ ان سے اس کی حرمت کا فتویٰ دیا تھا۔

سوویت یونین کو جب مہلہ بن سام و افغانستان نے شکست دی تھی۔ چونکہ امریکہ نے مہلہ بن کی اس وقت اسلحہ بڑھانے اور پیسے سے اس کی مدد کی تھی اس لیے امریکہ کے دکان میں تھا کہ افغانستان میں مہلہ بن کو شکست دینا مشکل نہیں۔ مگر جب مزاحمت شروع ہوئی تو امریکہ نے ایک دن ایک تھک ٹینک سے سولہ کیا کہ ”یہ تھا کہ افغانستان میں سوویت یونین کو کیسے شکست ہوئی تھی“ تھک ٹینک نے جواب میں بتایا کہ ”جب افغانستان میں مہلہ بن پر روسی حیلوں کی بمباری ہوئی تو وہاں کے عوام پر وہی ملک پاکستان کے صوبہ سرحد میں رہا دے لے لیتے۔ وہ اپنے بڑی بچوں کو محفوظ غیر ملکی میں چھوڑ کر انہیں خود پاکستان میں لانے کے لیے بھیجی جاتے تھے۔ پاکستان کی حکومت اور فوج دونوں ان کی مدد کرتے تھے۔ مگر یہ بھی ان کی مدد نہ کر سکا۔ تب امریکہ نے یہ فیصلہ کیا کہ پاکستان میں ان علاقوں کی محفوظ بنانا جائز نہیں۔ اور پاکستان کی فوج اور حکومت کو مجبور کیا کہ وہ ان کو نہ صرف پناہ دیں بلکہ ان کے خلاف فوجی آپریشن کریں۔ ورنہ تھک کے لیے تیار رہوں۔ چنانچہ امریکہ نے اس پر عمل شروع کر دیا۔ مگر یہ فیصلے کے بعد صوبہ سرحد میں خاندانوں کی تخلیق شروع ہو گئی۔ پاکستانی خاندانوں کی اصلاح گھڑی گئی۔ راکٹ لانچر تیار کیے گئے۔ درجنوں پریذیڈنٹ اے

جانے لگے۔ دینی مدارس کو بہشت گردی کے نام سے کہا جانے لگا۔ ریاست پر بمباری ہونے لگی۔ طالبان کے نام پر اٹھانے عام ہونے لگے۔ قمیص پہنی اور پٹائی گھسی جس میں گولے کھانے والی لڑکی کو گولے کھانے کے بعد اٹھل کر کھڑی اور جس چال سے چلتی ہوئی دکھائی گئی وہ اس بات کی صاف فحاشی کر رہی تھی کہ وہ ایک سرکشی مہرین ہے۔ جس کو بے چہرہ ظلم کی سیر ہن بٹایا گیا۔ اس ظلم میں تماشاخی، ظالم و مظلوم سب کے چہرے چھپے ہوئے تھے۔ پاکستانی نام کے طالبان کے اٹھانے بھی غروغ پر ہیں کہ اتنے طالبان مارے گئے سب دن کو سول دینے کا وقت آیا تو پتہ چلا کہ وہ غیر ملکیوں ہیں اس لیے غیر مسلم ہیں۔ اسی طرح کہا گیا کہ یہ کرکٹ کھدو پسلی بھی طالبان کے روپ میں پکڑے گئے اور کہا گیا کہ میڈیا پر دکھایا جانے کا حکم بنو زون کی چہرہ دکھائی نہیں ہو سکتی۔

اب یہ یاد کر لیا جا رہا ہے کہ خود کش حملہ کرنے والوں کو یہ دعویٰ ہی یہ دہرایا ہے کہ ان کو بہشت کے پر دانے ہو جو وہ طالبان کا لاف ہے۔ کہ بڑھایا جا رہا ہے۔ اس پر ایک دفعہ فی دلی پر ایک نو جوان کو بہشت گرد اور خود کش حملہ آور کے طور پر پیش کیا۔ جس نے کہا کہ بہشت میں ۷۲ عورتیں ہمارے استقبال کے لیے کھڑی ہیں۔ یہ ارادہ بنا کر لوگوں کو دکھایا گیا تھا۔ حالانکہ خود کش حملہ آور جو اپنی جان دینے پر تیار تھا اور دیکھی اپنے رذ کو فاش نہیں کرتا۔ یہ ارادہ کوئی نیا نہیں اس سے پہلے بھی ایسے افسانوی ذرا سے ترسب دیکر دکھائے جا چکے ہیں۔

بالفرض اگر اس کو سچ مان بھی لیا جائے تب بھی کسی مظلوم کو ہراسہ کرنے کے لیے یہ کونسا قانونی طریقہ ہے۔ آج تک کبھی کسی نے امریکا، ایران، چین، روس، یا دیگر طاقتوں میں بیٹوں بیٹوں کے مظلوم میں گرفتار کسی بھی مظلوم کاٹی، وہی پر دیا سر دیا دیکھا۔ ہمارے ملک میں کیوں دکھایا جا رہا ہے۔ وہ اس لیے کہ یہ مظلوم یہ ہے کہ اس ملک میں مذہب کے نام پر جتنی بھی قوتیں ہیں ان کو ہمارے نام کر کے ان پر پابندی لگا دی جائے۔

اس کو چھوڑیے ملے چستان کو ملے کچے کیا ہاں پر کچھ کچھ بھی اسی طرح کا اہتمام نہ تھا کیا وہ بھی لوگوں کو بہشت کا راز نہ دکھانا تھا؟ کیا وہ بھی خود کش حملوں کے لیے لوگوں کا دھوکا دینا تھا؟ اگر یہ سب کچھ نہیں ہے تو پھر کچھ کچھ کو کیوں مارا گیا۔ خلاف ظاہر ہے کہ انار سے حاکمان کی عمارتیں ایسے کسی بھی مخالف کو پسند نہیں کرتے جو ان کے مفادات کو نقصان پہنچائے۔ قبائلی حاکموں سے عمارتیں ہو کر اب بنوئی پنجاب کی طرف اشارے ہو رہے ہیں۔ یہ کیا ہے صرف یہی کہ اس ملک کو شدت پسند ظاہر کر کے کام ریاست اٹھایا جائے؟

توحید قرآن پر سانحہ گوترہ

کوہر و ضلع کوآپ ایک سنگھ جو کہ قبیل آباد سے تقریباً پینچالیس کلومیٹر دور ہے میں ماہ جولائی کے آخر میں میسایوں کی ایک بستی کوآگ لگا دی گئی۔ جس میں اطلاعات کے مطابق سات افراد ہلاک ہو گئے۔ اس پر پورے ملک میں میڈیا و ہر شرم ہوئی۔ اس کی مذمت ہر کسی نے اپنے اپنے انداز میں کی اور یہ ابھی تک جاری ہے۔ اس فعل کی ہر دو شخص جو کہ مناسب ایمان ہے کہتا ہے اور کہتا رہے گا۔ اسلام نے اسلامی حکومت میں غیر مسلم ملکیتوں کو اپنے حقوق دیے ہیں اس کا کوئی سیکولر حکومت بھی تصور نہیں کر سکتی۔

فقہاء نے اس مسئلہ میں قانون بنو دیے ہیں جو کہ ایک قسم کا غیر مسلم کا پرشل ہے۔
 ”کہ اہل ذمہ (یعنی وہ غیر مسلم جو مسلمان ممالک میں رہا کرتے ہیں) دین کے معاملہ میں ہمارے احکام کے پابند نہیں ہیں اور ان کے معاملات میں جس میں ان کے مذہبی عقائد اسلامی عقائد کے مخالف ہوں“ (دراپین، مآداب الفلاح و النجاة) ”ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم ان غیر مسلموں کو ان کے مذہبی معاملات میں آزاد چھوڑ دیں۔“

اس مہارت کی تشریح میں مولانا مہدی علی قرنگی بھٹی فرماتے ہیں ”ان کی کسی دینی بات پر روک ٹوک نہیں ہوگی جو ان کے عقیدے کے موافق ہو اور نہ ہمارے مذہب اسلام کے خلاف ہو۔“
 اس سے بھی بڑی باتوں میں بھی اختیار ہوں گے جیسے شرک، شراب نوشی اور سو کا گوشت کھانا۔

اس معاملے میں اسلام نے بے حد درجہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ جہاں کی یہ فعل اس لئے ہے تاکہ تمام مذہب کے ماننے والوں کے مبادئے ختم نہ ہوں۔ جو کسی بھی مذہب کے ہوں اس میں قرآن پڑھا جائے یا انجیل یا تورات یا اسلام کے علاوہ اور دوسرے مذہب کی کتابیں۔ یہ ہر صورت میں محفوظ رہنے چاہئیں۔ جیسے کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے وَلَوْ لَا دَفَعَ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمُ بَعْضًا لَفُتَّتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَمَتَّحَتِ الْبُحُرُ لَمَّا كُنَّا نَسْمَعُ اللَّهَ كَسْرًا (الحج: ۱۷)

”اگر اللہ لوگوں کو آپ میں ایک دوسرے سے دھرت کرتے تو مہارت خالے اور گر جے اور یہودیوں کے معبد اور مساجد ڈھال دیے جاتے۔ جہاں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے۔“

”یہاں پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مساجد کا آخر میں ذکر کر کے اسلام کے علاوہ دوسرے مذہب کے معبد و مآبہ کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔ یہ بڑی بڑی بات ہے۔ اسلام نے دوسرے

[illegible]

ہیں سب سے زیادہ پیر سسٹوں و دیگر مالی معاملات میں مقرب تھے۔ یہی پادری ۱۸
۱۹۰۰ء کی مالی معاملات میں ناگرم تھا۔ پیر ۱۸۰۰ء کی مالی معاملات میں نہیں تھے۔ وہ ناگرم
۱۹۰۰ء میں نہیں تھے۔ یہی پیر ۱۸۰۰ء میں تھے۔ وہ ناگرم تھے۔ یہی پیر ۱۸۰۰ء میں تھے۔

[illegible]

مذہب سے (اسی کو کہنا چاہئے کہ وہ) اپنے مذہب پر چڑھ کر بیٹھ گیا ہے۔
 ۱۰۔ اہم مذہبوں کے پیروں کے لئے یہ ہے کہ ان میں سے کسی ایک کو اپنے مذہب سے
 جدا کرنے سے پہلے اس کی جڑیں کاٹ دینا چاہئے۔

ماہنامہ "آرٹھ" کے نام سے ایک رسالہ جاری ہے جس میں
 اورنگ آباد کے مختلف تمام شعبہ کے شناس "آرٹھ" کے نام سے جاری ہے جس میں
 اورنگ آباد کے مختلف تمام شعبہ کے شناس "آرٹھ" کے نام سے جاری ہے جس میں

رہنمائی کے انتقال پر اعلیٰ دوا العلوم دیوبند کی کیفیت

۴۔ تہذیب و تمدن کی ترقی کے لئے ہمیں اسلام اور حضرت مودودا صلیب علیہ السلام کی تعلیمات سے استفادہ کرنا چاہیے۔ اسلام میں انسانیت کی تمام اعلیٰ صفات بیان کی گئی ہیں۔ اسلام میں انسانیت کی تمام اعلیٰ صفات بیان کی گئی ہیں۔ اسلام میں انسانیت کی تمام اعلیٰ صفات بیان کی گئی ہیں۔

১৯৭৭ খ্রিঃ

۱۲۷

— 100 —

— 1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840.

معاذ اللہ! اس وقت محمد شمس الداعی کی عمر پچاس سال کی ہو چکی تھی۔ وہ ایک عظیم الشان عالم تھے۔ ان کی تعلیمات نے ہندوستان میں ایک نیا دور لایا تھا۔ ان کی فکر نے ہندوستان میں ایک نیا دور لایا تھا۔ ان کی فکر نے ہندوستان میں ایک نیا دور لایا تھا۔

رمضان المبارک کے متعلق

مفید و معتبر مسائل معارف کیب ما ز طہید

ابن حجر عسقلانی، مناقب ابن خلدون، ص ۱۸۷

روزے میں میت کی خدمت و رعت۔

[illegible]

بہارِ نبویؐ کا پانی پانی — روزِ شنبہ ۱۲

میں نے کہا: "اگر میں نے اس وقت اپنی زندگی میں اس کی ایک سیڑھی چڑھ کر دیکھی ہوں تو میں نے اس کی ایک سیڑھی چڑھ کر دیکھی ہوں۔" میں نے کہا: "اگر میں نے اس وقت اپنی زندگی میں اس کی ایک سیڑھی چڑھ کر دیکھی ہوں تو میں نے اس کی ایک سیڑھی چڑھ کر دیکھی ہوں۔"

.....

پچھلے دنوں میں جو کہیں جاتا تھا وہاں پر لوگوں کی توجہ دینا شروع کر دی۔
 لاہور میں مقیم تھے۔

ختم ہمارے کامیوں و رفعت

[illegible]

روزِ دق، راتِ کایان

[illegible]

[illegible][illegible]

۲۰۰۰

[illegible]

وہ یہ مسئلہ مائل بریٹ کی طرف سے آباد ہے کہ وہ ہے۔

کیا راجھی جمہوریت ممکن اسلام ہے؟

کاظم محمود راجھی

میں کل ششماہ سے ماحول میں ایک مضمون لکھ رہا ہوں۔ اس کے لیے یہ بات — راجھی جمہوریت — جو بلا کی ہے۔ ماحول میں ایک مضمون لکھ رہا ہوں۔ اس کے لیے یہ بات — راجھی جمہوریت — جو بلا کی ہے۔ ماحول میں ایک مضمون لکھ رہا ہوں۔ اس کے لیے یہ بات — راجھی جمہوریت — جو بلا کی ہے۔

(۱) یہ مطلب ماحول میں ایک مضمون لکھ رہا ہوں۔ اس کے لیے یہ بات — راجھی جمہوریت — جو بلا کی ہے۔ ماحول میں ایک مضمون لکھ رہا ہوں۔ اس کے لیے یہ بات — راجھی جمہوریت — جو بلا کی ہے۔

(۲) یہ مطلب ماحول میں ایک مضمون لکھ رہا ہوں۔ اس کے لیے یہ بات — راجھی جمہوریت — جو بلا کی ہے۔ ماحول میں ایک مضمون لکھ رہا ہوں۔ اس کے لیے یہ بات — راجھی جمہوریت — جو بلا کی ہے۔

(۳) یہ مطلب ماحول میں ایک مضمون لکھ رہا ہوں۔ اس کے لیے یہ بات — راجھی جمہوریت — جو بلا کی ہے۔ ماحول میں ایک مضمون لکھ رہا ہوں۔ اس کے لیے یہ بات — راجھی جمہوریت — جو بلا کی ہے۔

(۴) یہ مطلب ماحول میں ایک مضمون لکھ رہا ہوں۔ اس کے لیے یہ بات — راجھی جمہوریت — جو بلا کی ہے۔ ماحول میں ایک مضمون لکھ رہا ہوں۔ اس کے لیے یہ بات — راجھی جمہوریت — جو بلا کی ہے۔

.....

(۵) مقرر شدہ شرائط سے پہلے ہی میں، اگر تاحید عائد کیا گیا ہو
 نے ٹیکس چاہتے ہیں یا اگر تاحید نہیں کیا جائے تو اس کے لئے قواعد
 (CPC CRPC) کے مطابق پہلے یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ یہ قواعد عائد کیا جائے
 ہیں یا نہیں۔

(۶) اگر تاحید عائد کیا جائے تو اس میں سے ٹیکس کا حصہ "اصلی" ہوگا اور
 نوادہ میں تمام ٹیکس کی حالت میں تاحید یا ٹیکس مقرر کیا جائے گا۔ اس سے مراد یہ ہے
 کہ "اصلی" میں یا تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار
 کا تناسب سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار
 یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار
 یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار

(۷) اگر تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار
 یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار
 یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار
 یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار

(۸) اگر تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار
 یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار
 یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار
 یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار

(۹) اگر تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار
 یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار
 یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار
 یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار سے تاحید یا نوادہ کے پیداوار

ماہنامہ کے قریب قریب تمام صفحات پر شائع ہوتا ہے۔

وفا ہر ما کے پ سے کا ہی لیے۔۔۔ کا جسم میں سے ہی ملے۔ باب کے پب ما کا
 "ک۔۔۔" سے ہی وہ قدم سے کا۔ "ک۔۔۔" نے "ک۔۔۔" کا ہاتھ تھام لیا۔ "ک۔۔۔" نے
 نہیں

نہم میں جانے کے بعد میں نے وہی کارڈ لے کر وہاں سے وہاں لے کر "ک۔۔۔" کو
 میں وہی کت باب "ک۔۔۔" سے پہلے "ک۔۔۔" سے "ک۔۔۔" کیجیہ دیا، "ک۔۔۔" نے
 نہیں

ہر پب مقام پر "ک۔۔۔" سے ہی ہے۔

کسی صاحب اور کسی صاحبہ کو "ک۔۔۔" سے ہی لے کر کوئی صاحبہ کو کسی
 صاحبہ "ک۔۔۔" سے ہی لے کر کوئی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی
 میں صاحبہ کو کوئی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی
 سے "ک۔۔۔" کوئی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی
 "ک۔۔۔" سے ہی لے کر کوئی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی

نہم سے ہی ہے۔ "ک۔۔۔" سے ہی لے کر کوئی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی
 "ک۔۔۔" سے ہی لے کر کوئی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی
 "ک۔۔۔" سے ہی لے کر کوئی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی

پب "ک۔۔۔" سے ہی لے کر کوئی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی

کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی
 بننے کو "ک۔۔۔" سے ہی لے کر کوئی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی

کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی
 "ک۔۔۔" سے ہی لے کر کوئی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی
 "ک۔۔۔" سے ہی لے کر کوئی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی
 "ک۔۔۔" سے ہی لے کر کوئی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی
 "ک۔۔۔" سے ہی لے کر کوئی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی صاحبہ کو کسی

بے ساری دنیا میں سب سے زیادہ علم کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔
 ان کے سب سے زیادہ علم کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔
 ان کے سب سے زیادہ علم کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔
 ان کے سب سے زیادہ علم کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

۱۔ علماء و اہل علم و ادب کا علمی و ادبی اجتماع و تفریق
 ۲۔ ان کے لیے تعلیم و تربیت کا اہتمام
 ۳۔ ان کے لیے مالی و معاشی امداد
 ۴۔ ان کے لیے علمی و ادبی خدمات
 ۵۔ ان کے لیے علمی و ادبی خدمات
 ۶۔ ان کے لیے علمی و ادبی خدمات
 ۷۔ ان کے لیے علمی و ادبی خدمات
 ۸۔ ان کے لیے علمی و ادبی خدمات
 ۹۔ ان کے لیے علمی و ادبی خدمات
 ۱۰۔ ان کے لیے علمی و ادبی خدمات

میرا یہ نیا نمونہ بھی ہے۔ ہر شے میں ایک خاص رنگ ہے۔ یہ رنگ اس کی فطرت کی علامت ہے۔ اس کے
رنگ سے اس کی فطرت کی علامت ہے۔ اس کے رنگ سے اس کی فطرت کی علامت ہے۔ اس کے رنگ سے اس کی فطرت کی علامت ہے۔

میر احمد رسد (مولوی محمد شاہ)

ماہنامہ سلسلۂ وحدت و اتحاد، جس کا مآخذ شرح مسنونہ و مسنونہ امیرنا و جلیل
عقائد من لسانہ بظہیر قولہ

اللہ کی ذات سے تمام شر و فتن سے حفاظت کی دعا مکرر کرتے ہوئے صرفہ کے بارے میں
حضرت محمد ﷺ کی ہم نشین شفاعت کی امید کے ساتھ اپنی بات کا آغاز کرتا ہوں۔

بند و عرض و راز سے جامہ و شہرہ اسلام سے شغف ہے اور اپنے بزرگوں کی چھاؤں میں اپنی
املائے کے قدر و مصروف سے۔ کائنات عرصہ سے دل میں یہ خیال تھا کہ کچھ باتیں کچھ شخصوں سے اپنے
دور سے کی اپنے قلم سے تحریر کروں۔ جنہیں بہت نہیں پر مری محی نہیں بزرگوں کی موصلا فرائض سے بہت
بڑھائی تو چند شخصوں سے اپنے دور سے کی تحریر کروا دیں۔

ہمارے بزرگ حضرت احمدی مولانا انجمن تہذیب الرحمن لدھیانوی دوست و کامران
کے زیر سایہ بندہ اپنے اند کی سرگرمی ہے۔ ان کی زیر سرپرستی اس وقت میں اس کام کر رہے ہیں۔

(۱)۔۔۔ جامہ و شہرہ اسلام میں لکھیں (۲)۔۔۔ جامہ و شہرہ اسلام میں لکھنا ہے (۳)۔۔۔ لکھیں
اسلامک گر اہم سکول۔

میں تیار اور میں کا فتنہ و فتنہ آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔
جامہ و شہرہ اسلام میں لکھیں لکھنا ہے۔ (۱۹۷۳ء) میں قذیب علامہ حضرت مولانا شاہد القادری

راستہ پر مری قدس سرہ کی خواہش پر ان کے لیلۃ حضرت مولانا انجمن الرحمن لدھیانوی سے کام
کیا۔ یہاں پر مدرسہ دینی مسجد کے امام پر مسجد قائم ہوئے پھر اس میں تجویز القرآن کے امام سے مدرسہ

بنایا گیا۔ (۱۹۷۷ء) میں بھی حضرت حضرت سید شمس الدین کے مشورہ سے اس کا نام تبدیل کر کے "جامہ
شہرہ اسلام" رکھ دیا گیا۔ جس میں بزرگوں کی خدمت میں حفاظت کا رہا ہے اور اس وقت یہ صرف پاکستان

بلکہ دنیا کے مختلف ملکوں میں دینی تعلیم و تربیت کا مرکز بننے کا کام کر رہے ہیں۔
اس کے شعبہ جات متعدد ہیں۔

(۱) شعبہ مذاہن قرآن و احکام (۲) جن میں شعبہ کتب میں تفسیر و تفسیر و تفسیر اور ہدایت میں شعبہ
تفسیر و تفسیر (۳) شعبہ عصری علوم میں فزیری سہل، میٹرک، عین، بی۔ اے تک تعلیم کا انتظام

ہے۔ (۴) کاملاً و کچھ بزرگ (۵) تعلیم کے ساتھ تربیت۔
ہر شعبہ اپنی خصوصیات کا حامل ہے۔ مذاہن قرآن کے ساتھ ملازمہ و عائن، کلمے یاد کرانے کا

انتظام ہے۔ انگلیں، ریاضی، دور، حساب و غیرہ کو بھی مناسب تعلیم کے مطابق انتہائی محنت کے ساتھ
پڑھاتا ہے۔ تاکہ کوئی غلط نہ ہو۔ کچھ بزرگ ہیں جو ریاضی و حساب کے ساتھ ساتھ کچھ بزرگ ہیں جو

جامعہ کے طلباء کا میٹرک اور ایف۔ اے میں نتیجہ نہ صرف سو فیصد درست آیا ہے بلکہ اس میں ہمارے طلباء نے نمایاں کامیابی بھی حاصل کی ہے۔

ہمارے ادارے کا باقاعدہ مذاق امداد میں پاکستان سے بھی مذاق ہے، ہمارے ادارے میں تمام دینی کتب مذاق امداد میں کے نصاب کے مطابق مکمل کر لی جاتی ہیں، ان میں کسی بھی کتاب کی تعلیم میں کمی نہیں کی جاتی۔ اس کے باوجود ہمارے تعلیمی مساتذ و گن کے ساتھ پڑھاتے ہیں جس کی وجہ سے دینی مدرسہ عصری تعلیم میں کوئی کمی نہیں آتی۔

شعبہ کتب میں ہمارے ادارے کی ترتیب باقی امداد میں سے ملے ہوئے ہیں۔ ہمارے ہاں صبح ظہر سے پہلے مذاق امداد میں کے نصاب کے مطابق مذاق مکمل کرائے جاتے ہیں۔ پھر نماز ظہر کے بعد عصری تعلیم کے مذاق پڑھائے جاتے ہیں۔ ہماری سب سے بڑی کوشش یہ ہوتی ہے کہ عصری تعلیم کا اثر مذاق امداد میں کے نصاب پر نہ پڑے۔ جو بچہ مذاق امداد میں کے نصاب کو چھوڑ کر عصری تعلیم پر زیادہ زور دیتا ہے اس کے لیے پھر ہمارے ادارے میں کوئی جگہ نہیں ہوتی۔

نماز عصر کے بعد باقاعدہ و بچوں کو جسمانی ورزش کے ساتھ مکمل کوئی اجازت ہوتی ہے۔ نماز مغرب کے بعد حق قرآن کے پڑھنا سیکھنا یا گروہان وغیرہ یاد کرتے ہیں۔ اور وہ کتب کے پڑھنا وغیرہ کرتے ہیں۔ نماز مشاء کے بعد باقاعدہ فضائل اہل کی تعلیم ہوتی ہے جس میں مساتذ و سمیت پڑھنا شریک ہوتے ہیں۔ فضائل کے ساتھ ساتھ مساتذ و مدرسین کیا مرام کی تلقین کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ گھر اور مطالعہ کے لیے دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد مساتذ کی نگرانی میں پڑھنا سیکھنا جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں بیرونی بچوں کی رہائش ہو رکھنا کے ساتھ ساتھ انتظام ہے۔ لائبریری کا بہترین انتظام ہے، جو بچے خود اپنے کپڑے دھوا پائیں ان کے لیے سائین وغیرہ کا بھی انتظام ہے۔

بچوں کے بیمار ہونے کی صورت میں باقاعدہ مذاق جامعہ کی طرف سے انھیں ڈاکٹر سے کرایا جاتا ہے۔ چاہے اس پر جتنی بھی زیادہ رقم خرچ ہو۔

لائسنس مسالک گرامر سکول۔ اس میں دور حاضر کی جدید تعلیم کا پورا انتظام ہے اس میں جدید مساتذ کی زیر نگرانی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل شعبہ جات ہیں۔

- (۱) شعبہ حق قرآن (اختیاری) ماہرہ لازمی (۲) شعبہ عصری تعلیم زمزمی (۳) میٹرک (۴) کمپیوٹر (۵) جدید لائبریری (۶) انگریزی اور عربی زبان میں مہارت۔

آئیے اپنے بچے کا مستقبل سنو اور اپنے اور اپنی آخرت بچانے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ فیصل آباد کی سہولت میں داخلہ حاصل کریں۔ اللہ پاک ہمارے اس ادارے کو نظر بد سے بچائے اور دن و رات رات چوٹی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

مسلمانوں! ہوشیار رہو، اپنا ایمان بچاؤ

کچھ عرصے سے معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں میں کچھ ایسے افراد پیدا ہو رہے ہیں جن کا سیاسی ہدف حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو قادیانی ظاہر کر کے دہلی کے ٹھکوں میں جان طعنی حاصل کراتے ہیں۔ اس کے پیچھے قادیانی لابی متحرک ہے۔ اس پر ہمیں کئی دینش لوگوں نے سوالات بھیجے ہیں۔

(۱) کیا ایسا شخص مسلمان رہ جا سکتا ہے؟

(۲) کیا ایسے شخص کے ساتھ کسی مسلمان بڑی کا نکاح کیا جا سکتا ہے؟

(۳) اگر ایسا شخص پہلے سے شادی شدہ ہے تو کیا اس کی بیوی اس کے نکاح میں رہی جائے گی؟

اب کیا کرے؟

(۴) کیا ایسے شخص کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا اگر ہو سکتی ہے تو اس کی کیا شکل ہے؟

جواب

(۱) مسلمان اور پاکستان اسلمی کے حلقہ فیصلے کے مطابق قادیانی غیر مسلم و کفیلہ ہیں۔ ان پر وہی احکام لاکھوتے ہیں جو کہ دوسرے تمام غیر مسلم لوگوں پر ہوتے ہیں۔ لہذا اگر کوئی شخص جناب محمد علی قاسم قاسم کا اقتدار کرتے ہوئے بھی اپنے آپ کو غیر کے سامنے قادیانی ظاہر کرے ہے تو ایک طرح سے علی الاطلاق وہ مقلد و مقلد کا نمونہ ہے، وہ شخص نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج ہے بلکہ مرتد بھی ہے۔

(۲) کسی بھی غیر مسلم اور خصوصاً مرتد کے ساتھ مسلمان عورت کا نکاح جائز نہیں۔

(۳) اگر کوئی شخص شادی کے بعد قادیانی ہو گیا تو اس کی بیوی کا نکاح نہ دے شریعت ہائی نہیں

رہا۔ وہ عورت اس مرتد سے طلاق لیے بغیر حلال نہیں ہو سکتی۔

(۴) ایسے شخص کی توبہ عام طریقے سے قبول نہیں۔ اس کی توبہ صرف اس شخص میں قبول ہو سکتی

ہے کہ وہ اسی غلطی میں جاتے جس میں اس نے پہلے اپنے آپ کو قادیانی بنا کر رکھی کیا تھا۔ یہ کہہ کر میں

نے آپ کے حلقے سے یہ دعوت بڑھاتا تھا کہ میں قادیانی ہوں۔ اب میں وضاحت کرتا ہوں کہ میں قادیانی

نہیں ہوں اس کے بعد وہ توبہ کرے اس کے بغیر توبہ قبول نہیں۔ کیونکہ قادیانی ہر سال اسی قسم کے ٹھکوں

سے لوگوں کے قادیانی ہونے کی تصدیق کر رہا کر دینا گوارہ کر دینے کے لیے اپنی رپورٹ شائع کرتے ہیں

کہ دیکھو اس سال اتنے لوگ قادیانی ہو گئے ہیں۔

منجانب: ابن انیس حبیب الرحمن لدھیانوی، فیصل آباد
مولانا حاجی اکرم شاہ، نیویارک (امریکہ)

جامعہ ملیہ اسلامیہ

تعارف

بعض: حضرت سید انور حسین نقیس شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مفتی اعظم جامعہ ملیہ اسلامیہ

- ★ جامعہ ملیہ حضرت مولانا انیس الرحمن لدھیانوی نے قیام پاکستان کے بعد قائم کیا۔
- ★ قیام پاکستان سے پہلے یہ جامعہ ہندوستان کے صوبہ شرقی پنجاب کے شہر لدھیانہ میں صدر اساتذہ والا اور بعد میں صدر سائبرہ کے نام سے دینی علوم کی ترویج کا کام سرانجام دیتا رہا ہے۔
- ★ جامعہ نے اس علم اور علمیات کے نئے علوم و فنون کی تعمیر کا مکمل انتظام ہے۔
- ★ جامعہ نے اس وفاق المدارس کے نصاب کے ساتھ ہی اسے تک تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔
- ★ جامعہ نے اس دورانی علم اور دینی قیام پذیر ترقی کے قیام و اعلا عام جملہ امتحانات کا جامعہ مکمل ہے۔

نصاب علمیات

جامعہ کے شعبات

نصاب علمیات

وفاق المدارس کے نصاب کے ساتھ ہی اسے تک تعلیم جامعہ خاصہ عالمی اور دور دورہ شریعت

4 سالہ نصاب میں حفظ کے ساتھ پرائمری تک تہاری

انکس ایجنٹ کی مرئی ایجنٹ کی اور کیمپری تعلیم کا خاص انتظام

جامعہ کی تعمیر کا کام بھی کافی باقی ہے تمام اہل اسلام کی تعاون سے ہی پانچ بجلی کو بھیج سکتا ہے۔

★ جامعہ کی مستقل آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اور ہی جامعہ کو گرانٹ سے کوئی لکھا لے رہا ہے۔

★ جامعہ نے اس علم اور دینی قیام پذیر ترقی کے قیام و اعلا عام جملہ امتحانات کا جامعہ مکمل ہے۔

اور یہ جامعہ قریبی سے جامعہ کی سرپرستی کرنا چاہیے۔

مجلس منتظمہ مسجد مدرسہ والی محلہ عاصیہ کالج، فیصل آباد

تاریخ تاسیس ۱۹۷۰ء

صدر مجلس منتظمہ

041-8711569

مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی مہتمم جامعہ ملیہ اسلامیہ